بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومِ پنجشنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۲۷ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۲۴ صلح ۱۳۴۲ ہش ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۳ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت الحمد للہ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

مبلغ ٹوگولینڈ کی والدہ صاحبہ محترمہ کی افسوسناک وفات

بہت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب مبلغ ٹوگولینڈ کی والدہ صاحبہ محترمہ جو ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھیں مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۔ ان کے ایک صاحبزادے مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ٹوگولینڈ (مغربی افریقہ) میں آجکل فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں اور دوسرے صاحبزادے مکرم قاضی عبدالحمید صاحب قادیان میں درویش ہیں ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز اصل میں ربّ العزت کے حضور دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا

چاہیئے کہ نماز میں لذّت و ذوق حاصل کرنے کے لئے خدا ہی سے دعا کی جائے

" نماز کیا چیز ہے ؟ نماز اصل میں ربّ العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی ۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذّت آئیگی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی ۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو ۔ اسی طرح اس بے ذوقی کی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے . . . .

. . . . اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں ۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئیگی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا ۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے ۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں ۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئیگا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دیگی "

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱ ۔ ۳۲۲)

جامعہ احمدیہ کی طرف سے معلمین وقف جدید کے اعزاز میں ایک خاص تقریب کا انعقاد

ربوہ ـــــ مورخہ ۲۱ جنوری بروز دوشنبہ بعد نماز عشاء جامعہ احمدیہ کی طرف سے معلمین وقف جدید کی سالانہ تعلیمی کلاس کے اختتام پر ان کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر عشائیہ کا اہتمام کیا گیا ۔ جس میں نصف صد سے زائد معلمین کے علاوہ جامعہ کے پرنسپل محترم سید داؤد احمد صاحب و دیگر ممبران اسٹاف ، محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری ، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے بھی شرکت فرمائی

دعوتِ طعام کے بعد محترم مولانا شمس صاحب کی زیر صدارت ایک خصوصی تقریب کا انعقاد بھی عمل میں آیا جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو جامعہ کے ایک طالب علم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی ۔ بعد ازاں مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے پنجابی زبان میں اپنی ایک دینی نظم بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ۔ بعدہ جامعہ کے اسٹاف سیکرٹری مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ کی طرف سے معلمین وقف جدید کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا اور مزید تعلیم و تربیت کی غرض سے مرکز سلسلہ میں آنے اور رہنے . . . معلم

(باقی صفحہ ۶ پر)

مکرم سید جواد علی صاحب امریکہ جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۲۳ جنوری ۔ مکرم سید جواد علی صاحب اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے امریکہ جانے کے لئے آج علی الصبح ۵ بجے بذریعہ موٹر کار لائل پور روانہ ہو گئے وہاں سے آپ آج ۷ ½ بجے صبح بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہونگے اور انشاء اللہ کل کراچی سے ہوائی جہاز کے ذریعہ امریکہ روانہ ہو جائیں گے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو ۔ آپ بخیریت اپنی منزل مقصود پر پہنچیں اور بفضلہ تعالیٰ آپکو خدمتِ اسلام کی بیش از پیش توفیق ملے ۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ ربوہ
مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۶۳ء

تعبیر کے اختلافات

ماہنامہ "ترجمان القرآن" کے اشارات نویس مولوی عبد الحمید صاحب صدیقی اشاعت جنوری سنہ ۱۹۶۳ء میں فرماتے ہیں :-

"آخر مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے درمیان بھی تو تعبیر کے کئی اختلافات پائے جاتے ہیں اور ان اختلافات کی بناء پر بعض غیر متوازن لوگ اپنے مخالفین پر کفر کے فتوے عائد کر دیتے ہیں لیکن کیا ان فتووں نے مسلمانوں کی مذہبی اور معاشرتی زندگی پر وہی دوررس اثرات مرتب کئے ہیں جو کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے اختلافات کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ کیا ان فتوؤں کی وجہ سے امتِ مسلمہ کے مختلف طبقے ایک دوسرے سے کٹ کر بالکل الگ ہو گئے ہیں۔ کیا اس بناء پر انہوں نے اپنے معاشرتی تعلقات کو یکسر منقطع کر دیا ہے۔ کیا ایک دوسرے کی اقتدار میں نماز ادا کرنے، وفات کے وقت دعائے مغفرت کرنے اور رشتہ ناطہ کرنے میں مسلمانوں کی عام آبادی میں وہی تنگ نظری اور تعصب پایا جاتا ہے جس کا مظاہرہ قادیانی کرتے ہیں۔ مسلک اہل حدیث کے بعض غیر محتاط علماء نے احناف کی تقلید ائمہ کو شرک سے تعبیر کیا ہے۔ اسی طرح چند پُرجوش حنفیوں نے بھی اہل حدیث کے بعض مسائل سے اختلاف کرتے ہوئے اُسے بے دینی قرار دیا ہے۔ لیکن ان فتوؤں کی موجودگی مسلمانوں کی مذہبی اور اجتماعی زندگی کو قطعاً زیر و زبر نہیں کر سکی۔ ایک تو ان فتوؤں پر کبھی بھی ایک ہی مسلک کے علماء کے اندر کامل اتفاق و اتحاد نہیں ہوتا اگر ایک غیر محتاط عالم کسی دوسرے مسلک پر کوئی فتوے عائد کرتا ہے تو اسی مسلک کے حامل علماء کی متین اور سنجیدہ جماعت خود آگے بڑھ کر اس سے بیزاری کا اظہار کر دیتی ہے۔ دوسرے اس سے معاشرتی زندگی میں کوئی تزلزل پیدا نہیں ہونے پاتا اور حیاتِ اجتماعی کی جوئے رواں فطری رفتار سے اپنا سفر جاری رکھتی ہے۔ ہماری تاریخ میں کتنی بار تکفیر کے بازار گرم ہوئے ہیں۔ لیکن ان کی وجہ سے ہماری ہیئت اجتماعی میں کوئی غیر معمولی بگاڑ اور اختلال پیدا نہیں ہوا"۔

(ترجمان القرآن جنوری سنہ ۱۹۶۳ء صفحہ ۲۲۶-۲۲۷)

اس ٹکڑے کو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبد الحمید صاحب صدیقی اس برّ صغیر بلکہ کہنا چاہیئے اس زمین کے رہنے والے نہیں ہیں بلکہ وہ کسی اور سیارہ کے مکین ہیں اور اتفاقاً کرۂ ارض پر تشریف لے آئے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ اس زمین کے رہنے والے ہوتے تو مسلمانوں کی تاریخ سے ان کو اتنی ناواقفیت نہ ہوتی اور اس سے پہلے نہیں تو صرف خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد سے لے کر آج تک کی اسلامی تاریخ پر نظر ڈالتے تو ان کو صاف نظر آجاتا کہ تعبیر کے ذرا ذرا سے اختلافات نے مسلمانوں کی مذہبی اور معاشرتی زندگی پر کیا کیا دوررس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان کو معلوم ہو جاتا کہ باہمی فتوؤں کی وجہ سے امتِ مسلمہ کے کتنے مختلف طبقے ایک دوسرے سے کٹ کر بالکل الگ ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس بنا پر اپنے معاشرتی تعلقات کو کس طرح یکسر منقطع کر لیا ہوا ہے ان میں ایک دوسرے کی اقتدار میں نماز ادا کرنے، وفات کے وقت دعائے مغفرت کرنے اور رشتہ ناطہ کرنے میں اس سے کہیں سینکڑوں گنا تنگ نظری اور تعصب پایا جاتا ہے۔ جس کا مظاہرہ مولوی صدیقی صاحب کے زعم میں قادیانی کرتے ہیں۔

"مولوی صدیقی صاحب بتائیں کہ کیا انہوں نے کسی احمدیہ مسجد پر ایسا بورڈ دیکھا ہے کہ

"یہاں فلاں طریق پر ہی نماز پڑھنا ہوگی ورنہ نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہوگی"

اصل بات یہ ہے کہ مولوی صدیقی صاحب کا اس بارہ میں وہ حال ہے جو غالب دہلوی کے محبوب کا ہے۔ یعنی ؎

درعرضِ دعوےٰ لیلیٰ اُنکو ہے
ہجو در نظمِ غالب مجنون سنائیے

یعنی میرا محبوب اپنے حسن کے دعوے میں تو لیلیٰ کی تحقیر مگر غالب کے مقابلہ میں مجنون کی تعریف کرتا ہے۔ کیا ہم مولوی صاحب سے پوچھ سکتے ہیں کہ شیعہ اور سنی میں کس بات میں مذہبی اتحاد ہے؟ کیا شیعوں اور سنیوں کی تعبیر قرآن کریم میں زمین و آسمان کا فرق نہیں ہے؟ اگر آپ کسی شیعہ مجتہد سے قرآن کریم کی آیات کی تعبیر سُنیں تو سردی حیرت سے منجمد نہ ہو جائیں تو ہمارا ذمہ غالب ؎

ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آساں سمجھتے ہیں
نہیں دیکھا شناور جوئے خوں میں تیرے توسن کو

آپ کو معلوم ہے کہ شیعہ تو اپنی تعلیمی کتب بھی الگ چاہتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ حالیہ کانفرنس میں بڑے زور سے اس کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

مولوی صاحب! احمدیوں کے خلاف تنگ نظری اور تعصب کے مظاہرہ کا یہ ایک نہایت بودا عذر ہے جو آپ سے پہلے بھی آپ سے بھی بڑے بڑے مخالفین احمدیت پیش کر چکے ہیں۔ ورنہ احمدیوں اور دوسرے اسلامی فرقوں میں اتنے خطرناک کھنود حائل نہیں ہیں جتنے کہ دوسرے اسلامی فرقوں میں باہم موجود ہیں موجود تھے اور جب تک احیائے و تجدید اسلام کے کام کو آپ خود ساختہ مصلحین کے سپرد سمجھتے رہیں گے اور الٰہی پروگرام مجددین سے گریز کرتے رہیں گے۔ اسلامی فرقوں کی یہ باہم تلخیاں کم نہیں ہوں گی بلکہ اور بھی بڑھتی چلی جائیں گی

آخر میں مولوی صدیقی صاحب لکھتے ہیں :-

"کیا ان سارے حقائق کو دیکھتے ہوئے بھی کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے اور قادیانیوں کے درمیان تعبیر کا جزوی اختلاف ہے اور یہ نوعیت کے اعتبار سے اس اختلاف سے ملتا جلتا ہے۔ جو مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مابین پایا جاتا ہے"۔

(ترجمان القرآن جنوری سنہ ۶۳ء صفحہ ۲۲۷)

اس سوال کا صحیح جواب تو یہی ہے کہ نہیں کیونکہ احمدیوں اور دوسرے اسلامی فرقوں میں جو تعبیر کے اختلافات ہیں وہ شیعہ سنی۔ بریلوی اور دیوبندی کے اختلافات کا عشر عشیر بھی نہیں اور یہ دوسرے فرقوں کے باہمی اختلافات اس حد تک پہنچ چکے ہوئے ہیں کہ اکثر ان فرقوں کی مخصوص کتابوں کے سرناموں پر یہ نوٹ لکھا ہوتا ہے کہ "اسکو فلاں فرقہ والے نہ پڑھیں"۔

ہم پہلے اداریوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اقتباسات سے واضح کر چکے ہیں کہ جس قسم کی نبوت کے اجرائے کے احمدی قائل ہیں وہ ہرگز "ختم نبوت" کے حقیقی مفہوم کے منافی نہیں کیونکہ اگر خاتم النبیین کے معنی صرف لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً ہوتے تو اللہ تعالےٰ ایسی واضح بات کے لئے وہی الفاظ استعمال کرتا جو اس نے دوسرے موقع پر کئے ہیں۔ اس ایک بات سے ہی واضح ہوتا ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً سے بہت الگ اور بلند تر ہیں اور شروع ہی سے جید اہل علم حضرات اسکو بیان کرتے آئے ہیں۔ کہ اب ایسا نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ پر کوئی نیا پیغام لائے البتہ اس معنی میں نبوت جاری ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی ایسے شخص کو مبعوث کرے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا عکس ہو اور آپ کی رسالت ہی کو دنیا میں اجاگر کرے۔ اس طرح احمدی ختم نبوت کی اس تعبیر میں منفرد نہیں ہیں یہ ایک ایسی بات ہے جس کو سمجھنا ایک دیانتدار متلاشی حق کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ البتہ جن لوگوں کے دلوں میں زیغ ہے وہ مولوی صدیقی صاحب کی طرح ذرا ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر عوام کو احمدیت سے بدظن کرتے رہتے ہیں۔

آخر میں ہم مولوی عبد الحمید صاحب صدیقی سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ دیانتداری ہے کہ جب ہم آپ کے اعتراضات کی وضاحت کرتے ہیں اور اپنے دلائل پیش کرتے ہیں تو آپ لوگ ان وضاحتوں اور دلائل کو دوبارہ حملہ کرتے وقت بالکل نظرانداز کر دیتے ہیں اور اپنے فرسودہ اعتراضات کو دوہرا دیتے ہیں کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ لوگ احقاق حق کے لئے نہیں بلکہ احمدیت کے خلاف محض منافرت انگیزی کے لئے ایسا کرتے ہیں اگر آپ کی غرض احقاق حق ہو تو دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ان احمدیوں کی وضاحتوں اور دلائل کو سامنے رکھ کر ان پر بحث کریں۔

آپ کے موجودہ اشارات سے تو اسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ آپ نے احمدیہ لٹریچر کا قطعاً کبھی مطالعہ نہیں کیا اور آپ کا یہ دعوےٰ غلط ہے کہ آپ نے کبھی احمدیوں کی بنیادی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور یہ پھر یہ کہ آپ دیدہ و دانستہ احمدیوں پر ایسی اجرائے نبوت کا غلط الزام لگا رہے ہیں۔ جس کو وہ قطعاً نہیں مانتے اور بعض ان کے خلاف تنگ نظری اور تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔

قتلِ مُرتد

از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

(۲)

اس لئے اب بھی اگر کسی کو یقین نہ آ جائے کہ ایسا ہونا ممکن ہے تو جماعت اسلامی سے الگ ہو جانے والوں کے متعلق ارتداد کا فتویٰ اس کی قتل کے لئے کافی ہوگا۔

"یہ وہ راستہ نہیں ہے جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹ جانا دونوں ایک ہوں۔ نہیں یہاں پیچھے ہٹ جانے کے معنے ارتداد کے ہیں"۔[1]

پس اگر جماعت اسلامی سے علیحدہ ہو کر کسی دوسری جماعت میں شامل ہو جانے کا نام "ارتداد" ہے تو دوسری جماعت کا نام کفر نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے؟

لیکن اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو مودودی صاحب ہی درست فرمائیں کہ وہ ان مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عالم الغیب مانتے ہیں اور آپ کے مادی جسم کا انکار کرتے ہیں۔ اور ان مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جن کے نزدیک اولیاء اللہ کی قبروں پر جا کر ان سے مرادیں مانگنی جائز ہیں۔ اور وہ ان مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی سب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو غاصب کہتے ہیں اور ان پر اور دیگر صحابہ پر بشمولیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تبرا بھیجتے ہیں اور لعنتیں ڈالتے ہیں۔ ویسا جواب نہ دیں جیسے گھوڑے کے مرنے کی خبر دی گئی ہے بلکہ بادشاہ کے الفاظ میں بتائیے کہ ان کو کیا سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں کا مسئلہ

یہاں پہنچ کر ایک نہایت اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ مودودی صاحب کے نزدیک ان کی جماعت کے سوا باقی سب مسلمان کہلانے والے کافر ہیں تو بوجہ اس کے کہ انہوں نے یہ کفر اپنے ماں باپ سے ورثہ میں لیا ہے خود مولانا کے نزدیک بھی انہیں مرتد قرار نہیں دیا جا سکے گا "پیدائشی کافر" شمار ہوں گے۔ اس لحاظ سے مولانا پر یہ بڑی زیادتی معلوم ہوتی ہے کہ ان کی طرف یہ عقیدہ منسوب کیا جائے کہ وہ تمام پیدائشی "مسلمانوں" کو جن کے ماں باپ بھی ان کے نزدیک کافر ہیں بیک وقت کافر بھی سمجھتے ہیں اور مرتد بھی۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔ مجھے خود تسلیم ہے کہ معقولات کی دنیا میں ایسا ہونا ممکن نظر آتا ہے۔ لیکن اگر معقولات کی دنیا ہی نہ ہو اگر تشدد کی بادشاہی ہو اور عام عقل انسانی کو مجال نہ ہو کہ وہاں پر مار سکے۔ تو کیا تب بھی ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ یہاں تو تشدد کی بادشاہی ہے اور معاملات ملک اس دستور کے مطابق طے پاتے ہیں کہ

> خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
> جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

پس اس دستور کے مطابق ہر وہ "کافر" جو "مسلمان" کہلاتا ہے اور اسی قسم کے ہی مسلمان کافروں کے گھر میں پیدا ہوا "مرتد" کہلائے گا اور واجب القتل ہوگا۔ کیونکہ اگر ان کے جان و مال پر دسترس حاصل کرنی ہے تو سوائے اس کے چارہ نہیں رہتا کہ اولاً انہیں پیدائشی مسلمان قرار دیا جائے۔ پھر یہ اصرار کیا جائے کہ وہ نابالغ ہونے کے بعد خود ہی کافر ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کے والدین نے ان کی ایک کافرانہ ماحول میں تربیت کی تھی اس لئے یہ سارے پیدائشی مسلمان کافر مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں۔

دیکھئے! ایک عجیب دستور بادشاہی ہے کہ جہاں تک مودودیت اور غیر مودودیت کا تعلق ہے غیر مودودیت کفر ہے۔ مگر جہاں تک اس اختیار کا تعلق ہے کہ ایک پیدائشی کافر مودودیت کے سوا کوئی اور مذہب اختیار کرلے وہ پیدائشی کافر "پیدائشی مسلمان" کے حکم میں آ جاتا ہے۔

یہ کرشمہ سازی صرف یہیں پہ آ کر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اگر ایک طرف ایک ایسے مرتد کے قتل کا جواز جو پہلے اپنی مرضی سے کفر چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب اسے علم تھا کہ یہ ایک یکطرفہ راستہ ہے اور اس سے واپسی ممکن نہیں تو پہلے مسلمان ہی کیوں ہوا تھا تو دوسری طرف ایک "پیدائشی مسلمان" سے تبدیلی مذہب کا حق یہ کہہ کر چھین لیا جاتا ہے کہ اگرچہ یہ درست ہے کہ اس مجبور انسان کا اپنی پیدائش کے حالات پر کچھ اختیار نہیں تھا اور تقدیر الٰہی سے بندھا بندھایا ایک مسلمان گھر میں پیدا ہو گیا تھا مگر پھر بھی اسے تبدیلی مذہب کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ اس طرح تو بڑی مشکل پڑ جائے گی۔ چنانچہ انہی لاینحل مسائل کی گتھیاں سلجھاتے ہوئے مولانا فرماتے ہیں:-

"لا اکراہ فی الدین کے معنی یہی ہیں کہ ہم کسی کو اپنے دین میں آنے کے لئے مجبور نہیں کرتے اور واقعی ہماری روش یہی ہے مگر جسے آ کر واپس جانا ہو اسے ہم پہلے ہی خبردار کئے دیتے ہیں کہ یہ دروازہ آمد و رفت کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ لہٰذا اگر آتے ہو تو یہ فیصلہ کرکے آؤ کہ واپس نہیں جانا۔ ورنہ براہ کرم آؤ ہی نہیں"۔

مجھے لا اکراہ فی الدین کی یہ تفسیر پڑھ کر اہل قرآن کے لیڈر پرویز صاحب کا وہ فقرہ یاد آ جاتا ہے جس میں انہوں نے دوسرے الفاظ میں مودودی صاحب کے اس نظریہ کو یوں بیان کیا ہے کہ

> مودودی صاحب کا اسلام بھی گویا ایک چوہے دان ہے "آ تو سکتا ہے چوہا مگر جا نہیں سکتا" (غالباً ان کی یہی ستم ظریفیاں ہیں جو انہیں مودودی نظریں میں اس قدر مقہور و مغضوب بنا رہی ہیں)

مگر قطع نظر اس امر کے کہ اس تفسیر میں مولانا نے اس آیت کریمہ کا عملاً مذاق اڑایا ہے اگر کوئی نادان یا مجبور اس فیصلہ کے سامنے سرتسلیم خم کرتے ہوئے یہ سوال کر بیٹھے کہ حضرت بے جواب نے فرمایا مگر حضرت میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں — میں تو پیدا ہی مسلمانوں میں ہوا تھا مجھے کیا خبر تھی کہ یہ "One way Traffic" یعنی یکطرفہ راستہ ہے کہ مجھ غریب کو کیا خبر تھی کہ مودودی دور حکومت میں پیدا ہوں گا تو اس سوال کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں دہراتے ہوئے مولانا ایک عجیب و غریب جواب دیتے ہیں۔ مولانا کی ساری عبارت درج ذیل ہے۔

"اس سلسلہ میں ایک آخری سوال اور باقی رہ جاتا ہے جو قتل مرتد کے حکم پر بہت سے دماغوں میں تشویش پیدا کرتا ہے وہ یہ کہ جو شخص پہلے غیر مسلم تھا پھر اس نے باختیار خود اسلام قبول کیا۔ اور اس کے بعد دوبارہ کفر اختیار کر لیا اس کے متعلق تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے جان بوجھ کر غلطی کی۔ کیوں نہ ذمی بن کر رہا اور کیوں ایسے اجتماعی دین میں داخل ہوا جس سے نکلنے کا دروازہ اسے معلوم تھا کہ بند ہے لیکن اس شخص کا معاملہ ذرا مختلف ہے جس نے اسلام کو خود نہ قبول کیا ہو بلکہ مسلمان ماں باپ کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے اسلام آپ سے آپ کا دین بن گیا ہو۔ ایسا شخص اگر ہوش سنبھالنے کے بعد اسلام سے مطمئن نہ ہو اور اس سے نکل جانا چاہے تو یہ بڑا غضب ہے کہ آپ اسے بھی سزائے موت کی دھمکی دیکر اسلام کے اندر رہنے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف ایک زیادتی معلوم ہوتی ہے بلکہ اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ پیدائشی مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد اسلام کے اجتماعی نظام کے اندر پرورش پاتی رہے اس شبہ کا ایک جواب اصولی ہے اور ایک عملی ہے۔ اصولی جواب یہ ہے کہ پیدائشی اور اختیاری پیروؤں کے درمیان احکام میں نہ فرق کیا جا سکتا ہے اور نہ کبھی دین نے کبھی ان کے درمیان فرق کیا ہے۔ ہر دین اپنے پیروؤں کی اولاد کو فطرتاً اپنا پیرو قرار دیتا ہے اور ان پر وہ سب احکام جاری کرتا ہے جو اختیاری پیروؤں پر جاری کئے جا سکتے ہیں۔ یہ بات عملاً بالکل ناممکن ہے اور عقلاً بالکل لغو ہے کہ پیروان دین یا سیاسی اصطلاح میں رعایا اور شہریوں کی اولاد کو ابتداءً کفار یا اغیار کی حیثیت سے پرورش کیا جائے اور وہ بالغ ہو جائیں تو اس بات کا فیصلہ ان کے اختیار پر چھوڑ دیا جائے کہ آیا وہ اس دین کی پیروی یا اسٹیٹ کی وفاداری قبول کرتے ہیں یا نہیں جس میں وہ پیدا ہوئے ہیں۔ اس طرح تو کوئی اجتماعی نظام کبھی دنیا میں چل نہیں سکتا"۔[2]

میں اس سوال کا فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیتا ہوں کہ مولانا کی اس مخصوص طرز سے عقل انسانی مطمئن ہو سکتی ہے یا نہیں میں ذاتی طور پر اس نتیجے تک پہنچا ہوں۔ کہ جب وہ کسی باریک مسئلہ کی فضا میں قدم رکھتے ہیں۔ ان کی نظر قابل رحم حد تک دھندلا جاتی ہے۔ اور مختلف شکلوں اور تصاویر میں فرق نہیں کر سکتے انکے اسلامی نظریات

---

[1] روئداد جماعت اسلامی حصہ اول ص

[2] مرتد کی سزا اسلامی قانون میں ص ۵۱-۵۲

پر جو دھند طاری ہے اور جس کی بناء پر انہوں نے فاش نوعیت کی بنیادی غلطیاں کی ہیں اس وقت ان کے ذکر کا یہاں موقعہ نہیں ورنہ ایک کتاب اندر کتاب بن جائے۔ البتہ اس استدلال کے متعلق جو ابھی قارئین کی نظر سے گذرا ہے میں مولانا کی توجہ ایک چھوٹی سی فروگذاشت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کی درستی ان کے نظریۂ استبداد میں مزید وسعتیں پیدا کرنیکا موجب ہوگی۔

اس دلیل کا مرکزی نظریہ ہے کہ "ہر دین اپنے پیرووں کی اولاد کو فطرۃً اپنا پیرو قرار دیتا ہے" اس لئے مسلمان کہلانے والوں کی اولاد (خواہ اس اولاد کے ماں باپ مودودی صاحب کی نظر میں عملاً کافر ہی ہوں) بہرحال اسلام کی جائداد کہلائے گی۔ پس جب اسلام کی ملکیت ان پر ثابت ہو گئی تو سِنِ بلوغت کے بعد انہیں کس طرح اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ جو چاہیں بن جائیں۔ یہ نظریہ قائم فرماتے غالباً مولانا کی نظر سے وہ ارشاد نبوی اوجھل رہ گیا تھا کہ:۔

مامن مولودٍ الا یولد
علی الفطرۃ فابواہ
یھودانہ وینصرانہ
اویمجسانہ (البخاری)

"ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اسکے ماں باپ کا دخل ہوتا ہے جو اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"

اگر مولانا کا مذکورہ بالا اقتباس درست ہے تو پھر اسکے نتیجہ کو مسلمان کہلانے والوں کی اولاد تک ہی کیوں محدود رکھا جائے ساری دنیا کے بچے اسلام کی وراثت ہیں ان کو کیوں اس سعادت سے محروم رہنے دیں اور کیوں ان کے ماں باپ کو یہ اختیار دے دیں کہ سنِ بلوغ تک پہنچنے سے پہلے پہلے انہیں "ابتداءً کفار یا اغیار کی حیثیت سے پرورش" کریں۔ تعجب ہے کہ یہ حدیث ان کی نظر سے کس طرح رہ گئی۔ یہ دلیل تو نعوذ باللہ تشدد پسندوں کی بنیادی دلیل ہونی چاہیئے تھی کیونکہ اس کی پہنچ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ کفار تک بھی ممتد ہے اور دنیا کے کونے کونے میں ہر مذہب و ملت ہر کالے گورے پر اس کا وار یکساں پڑتا ہے۔ اگر نعوذ باللہ اسکے وہی معنے لئے جائیں جو مودودی طرزِ استدلال سے نکلتے ہیں تو پھر تو ایک بھی کافر بچہ ہاتھ سے نکل کر نہیں جاسکتا۔

بہرحال میرا کام صرف توجہ دلانا تھا آگے مولانا کو اختیار ہے۔ میں تو نہ انہیں زبردستی کسی بات کا قائل کر سکتا ہوں نہ اس بات کا خود قائل ہوں کہ اعتقادات اور خیالات کے بارہ میں کوئی زبردستی کی جاسکتی ہے۔

میرے نزدیک تو یہ ناممکن ہے کہ کوئی سچا مذہب صداقت کی تعلیم دیتے ہوئے کسی کو جھوٹ بولنے پر مجبور کرے۔ کیا کبھی سچ کے بیج سے جھوٹ کی کونپلیں پھوٹ سکتی ہیں یا جھوٹ کی گٹھلی سے صداقت کا درخت اُگا ہے؟ کیا کبھی گندم کے دانوں سے کچلے کے پودے نکلتے دیکھے ہیں؟ اگر ایسا ہونا ممکن نہیں تو پھر کیسے ممکن ہے کہ اسلام جو ایک مجسّم صداقت ہے خود بنی نوع انسان کو جھوٹ بولنے پر مجبور کرنے لگے۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ایسا شخص جس کا دل اسلام کی صداقت کا قائل نہ رہا ہو اور خدا کی لاشریک وحدانیت کو تسلیم نہ کرتا ہو اور اپنی حماقت سے اِس عقیدہ پر تسلی پا گیا ہو کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا اور اس کی خدائی میں شریک تھا تو ایسے شخص کے سامنے اسلام تلوار لے کر کھڑا ہو جائے کہ پہلے کہا کیوں تھا کہ خدا ایک ہے۔ اب تو خواہ تم مانو نہ مانو تمہیں یہی کہنا پڑے گا کہ وہ ایک ہے۔ اگر وہ یہ سوال کر بیٹھے کہ حضور جب میرا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ ایک نہیں تو میں کس طرح یہ گواہی دیدوں کہ وہ ایک ہے تو یہ جواب سُن کر یہ کہتی ہوئی اسلام کی تلوار گرے گی اور اس کا سر قلم کر دے گی کہ راستی پسند کہیں کا جھوٹ نہیں بولتا۔

اگرچہ یہ درست ہے کہ خدا ایک ہے اور اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسکے بندے اور اس کے رسول ہیں مگر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں منافقین نے یہی سچی گواہی دی تو محض اسلئے کہ ان کے دل یہ گواہی نہیں دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

قرآن کریم میں سورۃ منافقون کی پہلی آیت میں اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے:۔

اذاجاءك المنفقون قالوا
نشھد انك لرسول اللہ
واللہ یعلم انك لرسولہ
واللہ یشھد ان المنفقین
لکٰذبون ؔ

جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو خدا کا رسول ہے مگر باوجود اس کے کہ اللہ (تعالیٰ) جانتا ہے کہ تُو اس کا رسول ہے۔ اللہ یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق یقیناً جھوٹ بولتے ہیں۔

پس خدا تعالےٰ تو چاہتا ہے کہ منافق یہ جھوٹ بولنا چھوڑ دیں۔ مگر مولانا مودودی اس عقیدہ کے قائل ہیں کہ صداقت کے نام پر بزورِ شمشیر لوگوں کو جھوٹ بولنے کی تلقین کی جائے۔ میں چونکہ اس نظریہ کا قائل نہیں اس لئے مولانا کو مجبور نہیں کر سکتا کہ میری بات مان لیں۔ میرا مذہب تو سیدھا سادہ یہی ہے کہ لکم دینکم ولی دین۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

ضمناً میں یہاں اس شبہ کا بھی ذکر کر دوں۔ کہ ہو سکتا ہے مولانا یہ فرمائیں کہ اس آیت میں جن منافقین کا ذکر ہے وہ تو سرے سے ایمان ہی نہیں لائے تھے اور مولانا جن لوگوں کو جھوٹ بولنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں وہ قسم صرف ان منافقین کی ہے۔ جو ایک دفعہ یہ جان بوجھ کر کہ یہ راستہ آمد و رفت کے لئے کھلا ہوا نہیں پھر بھی اسلام لے آئے تو میں مولانا سے درخواست کروں گا کہ مندرجہ بالا آیتِ قرآنی سے ملی ہوئی اگلی دو آیات پر بھی نظر ڈال لیں۔ تو سارا مسئلہ حل ہو جاتا ہے:۔

اتخذوا ایمانھم
جنّۃ فصدوا عن
سبیل اللہ انھم
ساء ما کانوا یعملون
ذالك بانھم اٰمنوا
ثم کفروا فطبع علیٰ
قلوبھم فھم لایفقھون
(المنافقون ع)

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور (اس ذریعہ سے لوگوں کو) راہ خدا سے روک رہے ہیں۔ یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ (پہلے تو) وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے۔ اس کے نتیجہ میں اُن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ پس وہ سمجھتے نہیں"۔

ان ہر دو آیات کے مضمون سے یہ یقینی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ:۔

اوّل:۔ یہ منافقین جن کا ذکر کیا گیا ہے مرتد تھے۔ پہلے ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔

دوم:۔ اُن کا یہ فعل کہ باوجود اس امر کے کہ یہ اسلام سے پھر گئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ خدا تعالےٰ نے سخت ناپسند فرمایا۔ ان کو جھوٹا کہا اور فرمایا کہ "بہت ہی بُرا ہے جو وہ کرتے ہیں"۔

سوم:۔ خدا تعالےٰ نے ان کی اس منافقانہ گواہی کو اسلام کے لئے مفید نہیں بلکہ سخت نقصان دہ قرار دیا اور فرمایا کہ اس طریق سے یہ لوگوں کو راہِ خدا سے روک رہے ہیں لیکن مودودی صاحب کا عقیدہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے جھوٹے ہیں۔ بہت بُرا کرتے ہیں۔ مودودی صاحب کا اصرار ہے کہ ایسا ہی کرو۔ دل سے بے شک نہ مانو مگر منہ سے یہی گواہی دیتے رہو کہ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالےٰ کے رسول ہیں۔ ورنہ گردن مار دیئے جاؤ گے۔ چنانچہ راستی پسندی کا طعنہ دیتے ہوئے ایسے مرتد کے متعلق یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اگر وہ ایسا ہی راستی پسند ہے کہ منافق بن کر رہنا نہیں چاہتا بلکہ جس چیز پر اب ایمان لایا ہے اُس کی پیروی میں صادق بننا چاہتا ہے تو اپنے آپ کو سزائے موت کے لئے کیوں پیش نہیں کرتا؟"

یہ راستی پسندی کا طعنہ دے کر منافقت کی تلقین کرنا بھی مولانا کا شاہکار ہے۔ پس خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جھوٹو منافق نہ بنو اور مولانا کا ارشاد ہے راستباز آئے کہیں کے منافق بن کر جان کیوں نہیں بچاتے؟ اور خدا تو فرماتا ہے کہ اس قسم کی منافقت لوگوں کو راہ خدا سے روکتی ہے اور اسلام کے لئے سخت نقصان دہ ہے مگر مولانا کا اصرار ہے کہ اگر ایسے مرتدین کو سچ بولنے کی اجازت

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے مکرم مختار احمد صاحب راولپنڈی کو مورخہ ۴ر جنوری ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک تین لڑکیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی کا پوتا اور محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحومؓ کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام منور احمد تجویز فرمایا ہے۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور دیگر جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین اللھم آمین۔

(سلمان احمد ربوہ)

قسط ۲

نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام

ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر تقاریر، مختلف تقاریب پر شرکت اور تقاریر، لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ از جولائی تا ستمبر ۶۲ء

(از مکرم رشید الدین صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

لیگوس میں مسلمان اور عیسائی لیڈروں نے باہمی تبادلہ خیالات کے لئے ایک مجلس قائم کی ہوئی ہے۔ طریق یہ ہے کہ ایک اجلاس میں عیسائی عالم تقریر کرتا ہے اور اس کے بعد مسلمان سوالات پوچھتے ہیں دوسرے اجلاس میں مسلمان عالم کی کسی مسئلہ کے متعلق تقریر ہوتی ہے اور عیسائی سوالات پوچھتے ہیں اور اس طرح تبادلہ خیالات اور ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنے اور پرکھنے کا موقع ملتا ہے اس مجلس کے آئندہ اجلاس میں ایک مسلمان تقریر کریں گے اس تقریر کی تیاری کے سلسلہ میں مسلمان ممبروں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی اس میں جناب مولوی صاحب موصوف اور میں نے شرکت کی اور گفتگو میں حصہ لیا تقریر سنی اور اس میں بعض جگہ اضافہ یا ترمیم کا مشورہ دیا گیا۔

تقاریب و پریس کانفرنسیں

عرصہ زیر رپورٹ میں کئی اہم پریس کانفرنسوں اور دیگر تقاریب و دعوتوں میں شرکت کا موقع ملا متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر جناب عثمان نوری نے اپنے ملک کے قومی دن کے موقع پر ایک تقریب منعقد کی اور ہمیں بھی شرکت کی دعوت دی بہت سے لوگوں سے ملاقات اور گفتگو کا موقع ملا اسی طرح گھانا ہائی کمشنر کی طرف سے دی گئی ایک پارٹی میں ہم شریک ہوئے

مسٹر آرتھر براؤن نیشنل سکاؤٹس آرگنائزنگ کمشنر نائیجیریا میں اپنی بیس سالہ خدمات کے بعد ریٹائر ہو کر واپس اپنے وطن جا رہے تھے لیگوس کے مسلم سکولز کی طرف سے مشترکہ طور پر ان کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا انتظام OBA (سلطان) آف لیگوس کے پیلس میں کیا گیا احمدی احباب کافی تعداد میں مدعو تھے اس موقع پر ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آرتھر براؤن نے اپنی تقریر میں جناب مولوی نسیم سیفی صاحب کے ایک مضمون کا خصوصی حوالہ دیا (مولوی صاحب کا یہ مضمون بچوں کی تربیت کے بارہ میں اسلامی تعلیم کے متعلق تھا جو اسی روز NORNING POST میں شائع ہوا تھا) آپ نے کہا کہ میں نے یہ آرٹیکل بڑی توجہ سے پڑھا ہے اور اس میں بڑی مفید ہدایات پائی ہیں مسٹر براؤن نے کہا کہ مسلمان والدین کی یہ دوہری ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی عمدہ تربیت کریں ایک تو قومی لحاظ سے اور دوسرے مذہبی نقطہ نظر سے ان کے مذہب کے مطابق وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی تب ہی سرخرو ہوں گے جب کہ وہ بچوں کی پرورش اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔

اس عرصہ میں برطانوی ہائی کمشنر کے ہاں، ایڈمنسٹریٹر ویسٹرن ریجن اور بعض دیگر اہم پریس کانفرنسوں میں جناب امیر صاحب نے شرکت کی۔

ایک احمدی نوجوان اعلیٰ تعلیم کے لئے برطانیہ جا رہے تھے مشن کی طرف سے انھیں الوداع کہنے کی خاطر ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا معزز احباب جماعت نے اس میں شرکت کی اور عمدہ نصائح اور نیک دعاؤں کے ساتھ اپنے عزیز بھائی کو الوداع کہا۔ جناب امیر صاحب نے انھیں لنڈن میں اپنے مشن ہاؤس سے مضبوط رابطہ رکھنے کی خصوصی نصیحت فرمائی۔

اس عرصہ میں ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کی نائیجیریا میں آمد قابل ذکر ہے یہاں کی گورنمنٹ اور لوگوں نے ان کا استقبال کیا ان کے اعزاز میں منعقدہ بہت سی پارٹیوں اور تقاریب میں ہمیں بھی شرکت کا موقع ملا۔ یہاں کی قومی اسمبلی اور سینیٹ کے مشترکہ اجلاس سے جناب نہرو نے خطاب کیا اس میں جناب امیر صاحب اور خاکسار شریک ہوئے محترم امیر صاحب OBA آف لیگوس کی طرف سے دیئے جانے والے ظہرانہ میں بھی شریک ہوئے اور ایرپورٹ پر تشریف لے جا کر پنڈت نہرو کا استقبال کیا اور ملاقات کی۔

ہندوستانی ہائی کمشنر کی طرف سے بھی جناب وزیراعظم کے اعزاز میں ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا اس میں ہم مبلغین کے علاوہ بعض مقامی احمدی بھائی بھی مدعو تھے اس موقع پر تبلیغ اسلام مدنظر رکھتے ہوئے ہائی کمشنر کے ذریعہ جناب پنڈت نہرو کی خدمت میں قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کی ایک ایک کاپی مشن کی طرف سے پیش کی گئی۔

عید میلاد النبی کے موقع پر آل نائیجیریا مسلم کونسل کی طرف سے لیگوس کے ایک مشہور ہوٹل میں ایک وسیع عشائیہ کا انتظام کیا گیا دیگر بہت سے معزز احباب کے علاوہ مسلمان ممالک کے اکثر سفراء نے بھی اس میں شرکت کی مشن کی طرف سے جناب امیر صاحب اور میں اس میں شامل ہوئے۔ کھانے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کا ایک لمبا سلسلہ جاری رہا اور یہ تمام کارروائی ریڈیو نائیجیریا سے نشر کی گئی۔

تبلیغی جلسے

عرصہ زیر رپورٹ میں لیگوس سے باہر جا کر بعض قصبات میں تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے محترم امیر صاحب جناب ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب انچارج احمدیہ ڈسپنسری لیگوس اور خاکسار دو مقامی احباب کی معیت میں AGEGE اور OTTA گئے وہاں کے احمدی احباب کو پہلے سے اطلاع دی گئی تھی چنانچہ ہر دو جگہ تقاریر کے ذریعہ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا سوالات کے جوابات دیئے گئے لٹریچر تقسیم اور فروخت کیا گیا اسی طرح OTA - [illegible] جو لیگوس سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے کا بھی دورہ کیا گیا وہاں کے احمدی دوستوں نے حال ہی میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے مسجد میں جا کر سب دوستوں سے ملاقات کی اس موقعہ پر جناب امیر صاحب نے احباب سے مختصر خطاب کیا۔

اس عرصہ میں بہت سے احباب وقتاً فوقتاً مشن ہاؤس تشریف لاتے رہے ان سب سے تبلیغی گفتگو کی جاتی رہی اور مناسب لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا

میلاد النبی کے موقع پر مسجد احمدیہ میں سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا برادرم جناب پروفیسر فضل احمد صاحب افضل نے اور خاکسار نے اپنی تقاریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد ازاں مکرم جناب امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر ارشاد فرمائی۔ پرنسپل مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج جناب چوہدری عبد المجید صاحب کھچی نے اپنے کالج میں بھی سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا مجھے تقریر کرنے کا ارشاد تھا چنانچہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کر کے طلباء کو تلقین کی کہ وہ عمدہ کردار سازی کے لئے اپنی آئندہ زندگی حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور کہ اسی میں ہم سب کی کامیابی مضمر ہے۔

معززین کی خدمت میں خطوط

عرصہ زیر رپورٹ میں حکومت نائیجیریا کے منسٹر آف ESTABLISHMENT: جناب الحاج شیہو شگاری صاحب پاکستان کا دورہ کر کے واپس تشریف لائے محترم امیر صاحب نے ان کی خدمت میں ایک تبلیغی خط لکھا اور بعض کتب بھی بھجوائیں اس کے جواب میں جناب وزیر صاحب نے شکریہ کا خط تحریر فرمایا۔

ایک اور وزیر جناب الحاج عثمان ساری' یورپ کے دورہ پر جا رہے تھے ان کی خدمت میں بھی جناب امیر صاحب نے ایک خط لکھا اور دورہ کے دوران یورپ میں احمدیہ مشنز اور مساجد دیکھنے کی خواہش کی۔

قریشی صاحب کی آمد

ماہ ستمبر کے آخر میں مجھے مرکز کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوئی کہ میں مشرقی نائیجیریا جا کر تبلیغی کام شروع کروں نیز یہ اطلاع بھی ہمیں ملی کہ لیگوس میں میری جگہ کام کرنے کے لئے قریشی فیروز محی الدین صاحب عنقریب گھانا سے نائیجیریا تشریف لا رہے ہیں چنانچہ جناب قریشی صاحب میری لیگوس میں موجودگی کے دوران ہی میں تشریف لے آئے مکرم جناب امیر صاحب اور خاکسار نے ایرپورٹ پر آپ کا خیر مقدم کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ قریشی صاحب نائیجیریا میں ورود مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے

میں آج کل مشرقی نائیجیریا پہنچ کر اپنے کام میں مصروف ہوں ملک کے اس حصہ کی قریباً تمام آبادی عیسائی ہے اس سارے علاقہ میں اب تک ہمارا کوئی مشن یا ہمارے احمدی ممبر نہیں ہیں جماعت کے احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے دل اسلام کے لئے کھول دے اور احمدیت کا پودہ اس سرزمین میں بھی نصب ہو جائے اور پھر بڑھے پھلے اور پھولے

اسی طرح دوسرے حصوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے بزرگوار جناب الحاج حنیف الحق صاحب شمالی نائیجیریا میں خدمت دین میں مصروف ہیں اور برادرم مکرم مولوی شبیر احمد صاحب شمس مغربی نائیجیریا میں خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں اللہ تعالےٰ ان کے کام میں برکت ڈالے اور ان کے ذریعہ بہتوں کو ہدایت نصیب ہو۔ (خاکسار رشید الدین)

درخواست ہائے دعا:-

۱۔ میرے والد سید جنود اللہ صاحب ترکی عرصہ چار پانچ ماہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انھیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (طلعت جمال سرگودھا)

۲۔ خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت احمدیہ سمبڑیال کی والدہ صاحبہ دل کی بیماری میں مبتلا ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے شفائے کامل عطا فرمائے

(عبد الباسط بٹ گول بازار ربوہ)

وصیت سے تعلق رکھنے والے چندوں اور اموال کی اہمیت

تین اہم واقعات

(از مکرم شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

کچھ عرصہ ہوا مکرم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کا ایک نوٹ الفضل میں بعنوان "حفظ مراتب" میری نظر سے گذرا تھا۔ اس پر مجھے ذیل کے واقعات یاد آگئے

(۱) تقسیم ملک سے بہت عرصہ قبل ایک دفعہ ایک نوجوان اپنے والد کی نعش ضلع جالندھر کے کسی علاقہ سے لائے اس کے ذمہ غالباً ۳۰۰/- روپیہ کا حصہ آمد بقایا تھا لیکن وہ نوجوان یہ رقم ادا کرنے کے قابل نہ تھا یہ معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور مسجد مبارک قادیان میں پیش ہوا۔ اس نوجوان نے بڑی منت و سماجت کی کہ حضور میں یہ بقایا ادا نہیں کر سکتا اور میرے والد صاحب جو کہ اپنی وفات سے کافی عرصہ پہلے بیمار چلے آرہے تھے مجھے تاکید کی تھی کہ میری نعش کو جس طرح ہو سکے قادیان میں پہنچا دینا سو میں نعش لایا ہوں

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریری ارشاد فرمایا

"یہ وصیتی نظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت قائم کیا ہے میں ان چندوں کو معاف کرنے کا مجاز نہیں بہرصورت یہ رقم بقایا ادا کرنی پڑے گی"۔

اس پر وہ نوجوان بہت دلگیر ہوا اور بہت منت سماجت کی چنانچہ حضور نے مجھے زبانی فرمایا کہ:-

"اس رقم کی آسان قسطیں ان کے ساتھ کر لو"

۵/- روپیہ ماہوار کی قسط مرحوم کے بیٹے نے منظور کر لی اس کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

۲۔ حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ مرحومہ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جب وفات ہوئی تو حضور نے ان کی وصیت کی فائل منگوائی میں فائل لے کر مسجد مبارک قادیان کی چھت پر حاضر ہوا حضور نے فائل دیکھکر مبلغ ایک ہزار روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور حصہ جائداد داخل کروا دیا اور پھر مجھے فرمایا کہ قبر فلاں جگہ تیار کراؤ اس کے مطابق عمل کیا گیا۔

۳۔ اس کے کچھ عرصہ بعد محترمہ اماں بی بی صاحبہ زوجہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم نے جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ اور صیغہ مقبرہ بہشتی کے افسر تھے مجھ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام حسب ذیل مضمون کی چٹھی لکھوائی

"مفتی صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ممبر ہیں قاعدہ اور قانون کے واقف ہیں اپنی بیوی کے متروکہ اموال کا حصہ جمع کروا دیں گے حضور براہ مہربانی مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی اجازت فرما دیں"

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل ارشاد فرمایا:-

"میں نے امۃ الحئی مرحومہ کی وفات پر وصیت کی ادائیگی کر کے ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرایا تھا جب ہم بھی قانون کی پابندی کرتے ہیں تو ان سے کیوں نہ قانون کی پابندی کروائی جاوے"۔

چنانچہ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم نے مجھے فرمایا کہ حضور کا یہ ارشاد لے جاؤ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو جا کر دکھلا دو حضرت مفتی صاحب نے پڑھ کر وصیت کی ادائیگی کا اسی وقت انتظام کر دیا اس کے بعد ان کی اہلیہ محترمہ اماں بی بی صاحبہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوگئیں۔

میں احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیتی اموال کی ادائیگی کی طرف خصوصیت سے توجہ رکھا کریں کیونکہ یہ ادائیگیاں ضروری اور فرائض میں سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے اور کرانے کی توفیق دے۔ خاکسار

(شیخ محمد الدین ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم عبدالمالک صاحب ولد فیض احمد صاحب موصی ۱۲۷۲۲ سابقہ سکونت جونو کے ڈاکخانہ پنڈی کا نو ضلع گجرات کے موجودہ ایڈریس کا کسی صاحب کو علم ہو یا موصی صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں تاکہ ان سے ان کی وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

مکرم خواجہ محمد امین صاحب کی والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں نیز ہمشیرہ نذیرہ بانو اور ان کے بچوں کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے

(خاکسار عبد الحئی۔ ربوہ)

معلمین وقف جدید کی چھٹی سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس

امسال معلمین وقف جدید کی سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس ۵ جنوری ۶۳ء کو شروع ہو کر ۱۷ جنوری ۶۳ء کو بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی جس میں مندرجہ ذیل استادوں اور بزرگوں نے معلمین کی تعلیم و تربیت میں حصہ لیا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ
" مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ
" مولوی محمد احمد صاحب ثاقب " "
" قریشی محمد نذیر صاحب فاضل ملتانی سابق " "
مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم حافظ کلاس
" حکیم محمد اسلم صاحب اسلم فاروقی حکیم حاذق پروفیسر جامعہ احمدیہ

محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ
مکرم غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ
" مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سنگاپور
" محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری مربی سلسلہ
مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح آنریری مبلغ سلسلہ
" قریشی فضل حق صاحب آنریری مبلغ ربوہ

خاتمہ کلاس پر معلمین کا تقریری مقابلہ کرایا گیا موضوع تقریر "احمدیت کیا ہے" تھا جس کے لئے محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری مکرم مولوی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری اور صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی بی اے انسپکٹر وقف جدید نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے اس مقابلہ میں ۲۲ معلمین نے حصہ لیا جس میں سے ماسٹر غلام حمید صاحب نے اول مولوی احمد علی صاحب معلم اور مولوی ناصر احمد صاحب نے دوم اور نثار احمد صاحب نو مسلم اور حافظ احمد علی صاحب نے سوم پوزیشن حاصل کی احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس اور تقریری مقابلہ کو معلمین کی علمی اور عملی ترقیات اور تبلیغی اور تربیتی مساعی کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور بابرکت ثابت فرمائے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک

نمبر شمار	نام جماعت احمدیہ	حافظ قرآن
۱	مسجد مبارک ربوہ	حافظ محمد رمضان صاحب
۲	دار الرحمت غربی۔ ربوہ	حافظ محمد سلیمان صاحب
۳	دار الرحمت شرقی ربوہ	حافظ شفیق احمد صاحب
۴	جماعت احمدیہ لائل پور	حافظ محمد یوسف صاحب
۵	جماعت احمدیہ سرگودھا	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۶	جماعت احمدیہ لاہور	حافظ فتح محمد صاحب قاری
۷	جماعت احمدیہ سیالکوٹ	صاحبزادہ محمد طیب صاحب
۸	جماعت احمدیہ گنج لاہور	حافظ کرم الٰہی صاحب
۹	جماعت احمدیہ منٹگمری	حافظ محمد شریف صاحب
۱۰	جماعت احمدیہ پشاور	حافظ محمد اعظم خاں صاحب نسیم
۱۱	جماعت احمدیہ چک ۶۵/ج ب	حافظ غلام محمد صاحب
۱۲	جماعت احمدیہ کراچی	حافظ عزیز احمد صاحب
۱۳	جماعت احمدیہ کھاریاں	حافظ عطاء الحق صاحب
۱۴	جماعت احمدیہ کوٹلی	حافظ غلام حسین صاحب
۱۵	جماعت احمدیہ وزیر آباد	مولوی محمد حسین صاحب
۱۶	جماعت احمدیہ گوجر خان۔	مولوی محمد حنیف صاحب قمر۔

نوٹ:- حفاظ کی کمی کی وجہ سے بعض جماعتوں میں حافظ صاحب نہیں بھجوائے جا سکے!

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان نکاح

عزیزم محمد اسلم خلف الرشید بابو غلام حیدر صاحب مرحوم ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر آف محلہ دار الرحمت قادیان کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ رقیہ رانجھا بنت حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے ساتھ مورخہ ۲۷ دسمبر ۶۲ء کو مسجد دار الرحمت ربوہ میں جناب صاحبزادہ میاں رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھا اور رخصتانہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۶۲ء کو عمل میں آیا۔ اور دعا مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی نے کرائی۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث خیر و برکت فرمائے اور دین و دنیا میں مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین ثم آمین۔

(ڈاکٹر ایس ایم عبد اللہ۔ ہاگورا جنرل سیکرٹری ویلفیئر ایسوسی ایشن وزیر آباد)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۲ر جنوری وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے آج یہاں کہا پاک بھارت وزارتی مذاکرات سے "فضا کو سازگار کرنے میں مدد ملی ہے" مگر اس بارے میں کوئی پیشین گوئی نہیں کی جا سکتی کہ "بالآخر اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا" آپ نے کہا مسئلہ کشمیر کے متعلق دونوں ملکوں کی بات چیت میں "بہت خفیف سی ترقی ہوئی ہے" وزیر خارجہ بات چیت سے پورے طور پر مطمئن نظر نہیں آتے تھے۔

• راولپنڈی ۲۲ر جنوری۔ مرکزی حکومت کی دو وزارتوں کے دفاتر اس سال اگست میں نئے دارالحکومت اسلام آباد منتقل ہو جائیں گے دارالحکومت ترقیاتی اتھارٹی کے چیرمین نے کل یہاں بتایا کہ ان دفاتر کے لئے بلاک چھ سات ماہ کے اندر مکمل ہو جائیں گے یہ بلاک سکریٹریٹ کے قریب ہیں۔

• کراچی ۲۲ر جنوری۔ پاکستان سے تجارت بڑھانے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے چیکوسلاویکیہ کا ایک تجارتی وفد کل کراچی پہنچ گیا وفد کے لیڈر مسٹر جوزف بارن نے بتایا کہ میں دونوں ملکوں میں تجارت بڑھانے کے مسئلہ پر سرکاری افسروں، ایوانہائے تجارت وصنعت کی فیڈریشن اور دوسری تجارتی تنظیموں سے بات چیت کروں گا مجھے توقع ہے کہ ہمارے دورہ سے نہ صرف دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات بہتر ہوں گے بلکہ اقتصادی تعلقات کا نیا باب بھی کھل جائے گا میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اور چیکوسلاویکیہ میں تجارت بڑھانے کے امکانات بڑے روشن ہیں۔

• لاہور ۲۲ر جنوری۔ امداد باہمی کی سوسائیٹیوں سے متعلق ایکٹ مجریہ ۱۹۱۲ء میں مجوزہ ترمیم کا مسودہ تیار کیا گیا ہے جس کے نفاذ پر امداد باہمی کی انجمنوں کے قرضے مالیہ کے بقایا جات کی طرح وصول کئے جا سکیں گے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق اس ترمیم سے متاثر ہونے والے افراد اپنے اعتراضات اور تجاویز دس روز کے اندر حکومت مغربی پاکستان کی وزارت محنت و سماجی بہبود کے سیکرٹری کے پاس بھیج سکتے ہیں۔

• کراچی ۲۲ر جنوری۔ کل رات جھمپیر کے قریب بس الٹنے کے ایک حادثہ میں کراچی یونیورسٹی کے تین طالب علم ہلاک اور بارہ زخمی ہو گئے۔ یہ طالب علم جیالوجی ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے تھے۔ میٹن کے مقام پر کوئلے کی کانیں دیکھنے گئے تھے۔ زخمی ہونے والوں میں دو غیر ملکی طالب علم بھی شامل ہیں۔

• کراچی ۲۲ر جنوری۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کئی ایبڈو زدہ سیاستدانوں نے صدر کو معافی کی درخواست پیش کر دی ہے۔ آپ نے کہا جو سیاستدان رضاکارانہ طور پر سیاسی زندگی سے کنارہ کش ہو گئے تھے وہ بھی حالیہ آرڈی ننس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن ۸۷ سیاستدانوں کو نا اہل قرار دیا گیا تھا ان میں سے اکثریت نے رضاکارانہ طور پر سیاست سے علیحدگی اختیار کی تھی۔

• لاہور۔ لبنان کے وزیر اعظم مسٹر رشید کرامی جو ۲۵ر جنوری کو پاکستان کے گیارہ روزہ دورہ پر کراچی پہنچ رہے ہیں ۳۱ر جنوری کو لاہور آئیں گے۔ یکم فروری کو گورنر مغربی پاکستان معزز مہمان کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کریں گے۔ لاہور میں اپنے تین روزہ قیام کے دوران میں وزیر اعظم لبنان شالامار باغ اور دوسرے تاریخی مقامات اور ریلوے ورکشاپ دیکھیں گے۔ ۲ر فروری کو آپ ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔

• تونس۔ الجزائر میں تونس کے سفیر مسٹر احمد مسطری کل رات تونس واپس پہنچ گئے۔ انہیں اس بات کے خلاف بطور احتجاج واپس بلایا گیا کہ حکومت الجزائر نے ایک ایسے شخص کو پناہ دی ہے جس نے تونس کے صدر حبیب ابورقیبہ کو قتل کرنے کی سازش میں حصہ لیا تھا۔

• ڈیرہ دون۔ گزشتہ روز بھارتی حکام نے دارجیلنگ میں ایک چینی باشندے کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق یہ چینی خود کو گورکھا ظاہر کرکے بھارتی فوج میں بھرتی ہو گیا اور بعد میں اسے ایک گورکھا یونٹ کے ہمراہ ڈیرہ دون بھیج دیا گیا۔ جہاں کچھ عرصہ بعد حکام کو شبہ ہونے پر اس کو گرفتار کر لیا گیا۔

• مدراس۔ حکومت مدراس نے تیس کمیونسٹوں کی رہائی کا حکم دیا ہے انہیں ڈیفینس آف انڈیا رولز کے تحت نظر بند کیا گیا تھا کمیونسٹوں کا یہ تیسرا گروہ ہے جسے حکومت نے رہا کیا ہے۔

• چاٹگام ۲۲ر جنوری۔ کمیونسٹ چین کی فٹ بال ٹیم ۲۳ر جنوری کو چاٹگام پہنچ رہی ہے۔ یہ ٹیم پاکستان کے خلاف چار میچ کھیلے گی اور ۸ر فروری کو واپس چین روانہ ہو جائے گی پہلا میچ ۲۷ر جنوری کو ڈھاکہ میں ہوگا۔ باقی تین ٹسٹ میچ پشاور۔ لاہور اور کراچی میں ہوں گے۔

• ڈیرہ اسماعیل خاں ۲۲ر جنوری۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے کمشنر مسٹر شیر زمان خاں نے یہاں آج علاقہ کی پہلی صنعت ساغر فلور ملز کا افتتاح کیا۔ یہ مل ڈیرہ اسمٰعیل خاں شہر کی حدود میں واقع ہے اور دو لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کی گئی ہے۔ افتتاح پر کمشنر شیر زمان خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ایک پسماندہ علاقہ ہے اس کی ترقی کے لئے یہاں صنعتوں کا قیام بہت اہمیت کا حامل ہے۔

• سرگودھا ۲۲ر جنوری۔ مغربی پاکستان کے موجودہ صنعتی یونٹوں میں توازن پیدا کرنے اور انہیں جدید بنانے کے لئے مرکزی حکومت آئندہ مالی سال میں ایک کروڑ روپے کا زرمبادلہ دیگی یہ بات مغربی پاکستان کے ڈائرکٹر انڈسٹریز مسٹر عبد المجید مفتی نے بتائی۔ آپ کل شام مقامی ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں سرگودھا کے صنعتکاروں کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔

• لائل پور ۲۲ر جنوری۔ ڈسٹرکٹ الاٹمنٹ کمیٹی نے ان افراد کو جن کے نام نومبر ۶۲ء کی فہرست استحقاق میں شائع کئے گئے تھے ایک کنال، بارہ مرلے اور دس مرلہ کے پلاٹ الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

• لاہور ۲۲ر جنوری۔ صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے کل تیسرے پہر یہاں کہا ہے کہ قومی تعمیر اور سماجی بہبود کے کاموں میں محض حکومت پر بھروسہ کرنا غلامانہ ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے ارباب ثروت سے اپیل کی کہ ملک بھر میں سماجی بھلائی کے ادارے قائم کریں اور معاشرتی بہبود کے امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ وزیر تعلیم نے یوتھ موومنٹ کی مالی امداد کرنے پر زور دیا اور کہا کہ جوانوں کو تفریحی اور ثقافتی سہولتیں بہم پہنچانا اور ان کی تخلیق اور تعمیری صلاحیتوں کو بروئے کار لانا اہم مسئلہ ہے۔

روڈ ٹرانسپورٹ کے ملازمین نے ہڑتال ختم کر دی

دوسرے سرکاری ملازمین کے مساوی شرح پر عبوری امداد کی ادائیگی فوراً شروع کر دی جائے گی!

لاہور ۲۳ جنوری مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے ملازمین نے بورڈ کے چیئرمین مسٹر ایم شریف خان کی اس یقین دہانی کے بعد اپنی صوبہ گیر ہڑتال ختم کر دی کہ ملازموں کو عبوری امداد کی رقم فی الفور ادا کر دی جائے گی ہڑتال کی بناء پر کسی ملازم کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی اور ٹریڈ یونین سرگرمیوں میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

ہڑتال قریباً انیس گھنٹے تک جاری رہی اور سات بجے شام بسیں دوبارہ چلنے لگیں اس سے پہلے بورڈ کے اعلیٰ افسروں اور مواصلات و مالیات کے صوبائی سیکرٹریوں کے درمیان اعلیٰ سطح کی بات چیت میں حکومت نے بورڈ کے ملازمین کو عبوری امداد دینے کے بارے میں بورڈ کی سفارشات منظور کر لی تھیں۔

ٹرانسپورٹ بورڈ کے ملازمین کی یہ ہڑتال ملک کی تاریخ میں سب سے بڑی ہڑتال تھی اور اس کے باعث نہ صرف لاہور کی مقامی سروسیں بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر کے درمیان سروسیں بھی مفلوج ہو کر رہ گئیں۔

صوبائی حکومت نے بورڈ کے ملازمین کو عبوری امداد دینے کا فیصلہ اگرچہ قبل دوپہر ہی کر لیا تھا لیکن بورڈ ورکرز یونین کو اس فیصلہ سے جلد آگاہ نہ کیا جا سکا۔

معلمین وقف جدید کے اعزاز میں تقریب (بقیہ صہ اوّل)

مرکز کی برکات سے مستفیض ہونے پر ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی آپ کے بعد مجلس وقف جدید کے رکن مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے جملہ معلمین کی طرف سے اپنی جوابی تقریر میں جامعہ احمدیہ کے محترم پرنسپل صاحب اور ممبران اسٹاف کا شکریہ ادا کیا اس موقع پر آپ نے وقف جدید کی اہمیت اور اس کے کام کی وسعت اور اس کے خوش کن نتائج پر بھی روشنی ڈالی آخر میں آپ نے دعا کی پرزور تحریک فرمائی کہ اللہ تعالےٰ وقف جدید کے ناظمین اور معلمین کو وہ عظیم الشان مقصد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی خاطر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے جاری فرمایا ہے۔

آخر میں صاحب صدر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے معلمین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بہت قیمتی نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کا اصل اور بنیادی کام تبلیغ اسلام ہی ہے اس میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ آپ تبلیغ کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے کام لیں کیونکہ دلوں کو بدلنا خدا کے اختیار میں ہے آپ لوگوں کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ وہی کام ہے جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمایا اور پھر آپ کی اتباع میں آپ کے صحابہؓ اور دیگر صلحائے امت نے سرانجام دیا اصل مبلغ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو بھی تبلیغ کا کام کرتا ہے دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آنحضورؐ ہی کے کام کو سرانجام دینے کی سعادت حاصل کرتا ہے یہ اتنی بڑی سعادت ہے کہ اس پر جس قدر بھی خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جماعت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے جماعت میں تحریک جدید اور وقف جدید جیسی عظیم الشان تحریکیں جاری فرما کر ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ ہم بھی اپنی بے بضاعتی کے باوجود وہ کام کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں جو دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کام ہے آپ لوگ وقف جدید کی تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں اور تبلیغ اسلام کا کام آپ کے سپرد ہے آپ کو چاہیئے کہ آپ اس کی خاطر خواہ انجام دہی کے لئے وہی طریق اختیار کریں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا تھا اور وہ طریق یہ ہے کہ آپ لوگوں تک پوری مستعدی کے ساتھ پیغام حق بھی پہنچائیں اور ساتھ کے ساتھ لوگوں کی ہدایت اور اس کام میں اپنی کامیابی کے لئے بکثرت دعائیں بھی کریں دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو تبلیغ کو مؤثر بنا کر لوگوں کے دلوں کو حق کی طرف پھیرنے کا موجب بن سکتی ہے پس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ آپ کامیابی کے اس یقینی گر سے فائدہ اٹھائیں اور اس طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہوں

اس پراثر تقریر کے بعد محترم شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی اس تقریب کے معاً بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے اطراف و جوانب عالم میں تحریک جدید کی عظیم الشان تبلیغی مساعی کو تصویری زبان میں پیش کیا اور وہ اس طرح کہ آپ نے میجک لینٹرن کے ذریعہ بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور تبلیغ اسلام کے مناظر پر مشتمل سلائڈز دکھائے جو معلم صاحبان کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ثابت ہوئے۔

افسوسناک وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ عزیزم مولوی شوکت حسین صاحب شاد ہیڈ کلرک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میرپور خاص سندھ کی اہلیہ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ بنت صوفی عبدالحکیم صاحب کراچی $18\frac{1}{63}$ کو ۵ بجے شام وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ اپریشن کے ذریعہ ہسپتال میں بچی ہوئی تھی جس کے باعث سخت کمزوری ہو گئی اور صحت بحال نہ ہو سکی اور ۱۸ جنوری ۶۳ء کو حالت زیادہ خراب ہو گئی اور پانچ بجے شام وفات پا گئیں مرحومہ کم گو۔ شریف۔ ہمدرد اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے والدین اور مولوی شوکت حسین صاحب کو صبر عطا فرمائے آمین۔ خاکسار۔ احمد حسین کاتب الفضل

ایبڈو کے نفاذ کا اصل مقصد نئی قیادت اُبھارنا تھا

ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر مسٹر محمد علی بوگرہ کا بیان

ڈھاکہ ۲۳ جنوری۔ ایبڈو زدہ سیاستدانوں کو ہمیشہ کے لئے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے ہرگز نہیں روکا گیا ہے اور نہ ہی غیر معین مدت کے لئے انہیں سیاسی میدان میں آنے کی ممانعت کی گئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایبڈو کے تحت نااہل قرار دئے جانے والے سیاسی لیڈر چھ سال کا عرصہ گزارنے کے بعد سیاست میں آسکتے ہیں بشرطیکہ ملک کے عوام ان کو پسند کریں اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دیں۔ اس امر کا اظہار وزیر امور خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے کراچی سے یہاں پہنچ کر ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ ان سے جب دریافت کیا گیا کہ آیا مارشل لاء اور حکومت کے لئے ایبڈو کا نفاذ ضروری تھا تو انہوں نے کہا کہ ہر وہ ملک جہاں انقلاب لایا جاتا ہے بدعنوان اور تخریب پسند سیاسی لیڈروں کے خلاف انتہائی سخت کارروائی کی جاتی ہے لیکن پاکستان میں انقلاب کے بعد صدر نے ایبڈو نافذ کیا۔ ایبڈو کا مقصد کیا ایبڈو کے بارے میں ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے بوگرہ نے ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر کہا کہ اس قانون کا نفاذ انتہائی مناسب تھا اور واحد مقصد یہ تھا کہ نئی اور جوان نسل کو ابھرنے کا موقع دیا جاتا تاکہ وہ نئی قیادت کی داغ بیل ڈال سکے۔ اپنے دورۂ چین کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر امور خارجہ نے کہا کہ اس مجوزہ دورے کے لئے ابھی تک تاریخ کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ مسٹر بوگرہ نے ایک اخباری نمائندے سے اس بارے میں اتفاق کیا کہ جس انداز میں کنونشن مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر چوہدری خلیق الزمان نے کراچی مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر مسٹر محمد یامین کو اور مسٹر محمد یامین نے چوہدری خلیق الزمان کو برطرف کیا ہے اس سے عوام کی نگاہوں میں مسلم لیگ کا وقار گر گیا ہے۔ وزیر امور خارجہ نے کہا کہ اب تو دونوں مسلم لیگی رہنما اپنے اختلافات دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کسی تصفیہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دستور کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر محمد علی بوگرہ نے کہا کہ دستور کو مزید جمہوری بنانے کے لئے کئی مسودات قانون پیش کئے جائیں گے۔ عوام کو بنیادی حقوق دینے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ غور کے لئے قومی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی کا اجلاس مارچ میں ڈھاکہ میں ہو گا۔

بھارت کو جنگی تیاریوں میں دو سال لگیں گے

لندن ۲۳ جنوری۔ ایک برطانوی فوجی ماہر نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ بھارت کو لداخ میں جنگ کے لئے تیاری میں دو سال سے کم عرصہ نہیں لگے گا۔ بریگیڈیئر تھامپسن کا جنہوں نے حال ہی میں نیفا اور لداخ کے علاقوں کا دورہ کیا تھا ایک اور مضمون اخبار ٹیلیگراف میں شائع ہوا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ اگر مذاکرات کے ذریعہ چین لداخ کا علاقہ خالی نہیں کرتا تو بھارت کے لئے صرف ایک ہی صورت رہ جاتی ہے وہ جوابی حملہ کرے یا پھر موجودہ تعطل قائم رہے۔ اگر جنگ صرف لداخ تک محدود رہی تو بھارت کو چینی فوجوں کو وہاں سے نکالنے میں سخت دشواری پیش آئے گی۔

پاکستان کو تجارتی وفد چیکوسلاویکیہ بھیجنے کی دعوت

کراچی ۲۳ جنوری۔ پاکستان کے ایوان ہائے صنعت و تجارت کی فیڈریشن کو ایک تجارتی وفد چیکوسلاویکیہ بھیجنے کی دعوت دی گئی ہے یہ دعوت، پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے چیکوسلاویکیہ کے تجارتی وفد کے لیڈر مسٹر جوزف ہارل نے ایوان صنعت و تجارت کے نائب صدر مسٹر ابراہیم لطیف اے جمال کو آج صبح دی جبکہ چیکوسلاویکیہ کا وفد کراچی شپ یارڈ کا معائنہ کر رہا تھا۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

غیر ممالک کے تبلیغی حالات

مورخہ ۲۴ ۱/۶۳ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد محمود میں خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی کے تحت ایک اہم جلسہ ہو رہا ہے جس میں باہر سے تشریف لائے ہوئے مبلغین اسلام غیر ممالک کے تبلیغی حالات سنائیں گے احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ فرماویں۔ (زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴